رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۸

تار کا پتہ الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۳۰ شوال سنہ ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۷۴

شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تخت نشینی

ملک معظم اور جماعت احمدیہ

شہنشاہ معظم جارج پنجم کی وفات حسرت آیات کے حادثہ کے معاً بعد برٹش ایمپائر میں سب سے عظیم الشان واقعہ جو رونما ہوا۔ وُہ شہزادہ ویلز ایڈورڈ ونڈسر کی شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کے نام سے تخت نشینی ہے جس کا اعلان پرانی روایات اور دستور کے مطابق لنڈن کے رائل ایکسچینج کے چھجے پر سے اس تاریخی فقرہ کے ساتھ کر دیا گیا۔ کہ بادشاہ مرد۔ بادشاہ زندہ باد۔ اور شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم نے سینٹ جیمز محل میں سابق بادشاہ کی روایات کو برقرار رکھنے کا اقرار کرتے ہُوئے فرمایا۔ میرے والد بزرگوار نے آج سے ۲۶ برس پیشتر اسی جگہ کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا۔ کہ آئینی حکومت کا تحفظ میری زندگی کے اعلےٰ مقاصد میں شامل ہوگا۔ آج میں بھی عزم بالجزم کے ساتھ اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں بھی اس بارے میں اپنے والد کے نقش قدم پر چلوں گا۔ اور جس طرح میرے والد ساری سلطنت کی رعایا کے تمام طبقوں کی فلاح وبہبودی میں منہمک رہے اسی طرح میں منہمک رہوں گا۔ مجھے بھروسہ ہے۔ کہ سلطنت کی تمام پارلیمنٹیں اپنی عقل و دانش سے میری گراں ذمہ واریوں میں میری امداد کریں گی۔ اور میں خدا سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ وُہ اس راہ میں میری راہ نمائی فرمائے ⁂

اس کے بعد تمام برٹش ایمپائر کے ہر حصہ نے بڑے جوش کے ساتھ نئے بادشاہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے اعلانات کئے ہیں۔ اور یقین دلایا ہے۔ کہ اطاعت اور فرمانبرداری کے علاوہ کروڑوں مخلوق کی محبت اور دُعائیں بھی ان کے شامل حال ہیں ⁂

ایک حکومت کی ذمہ واریاں اور پھر برطانیہ ایسی حکومت کی ذمہ واریاں جس کے ماتحت مختلف اقوام اور مختلف ممالک ہیں۔ فی الواقعہ اس قدر بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ رعایا کے ہر طبقہ کی پوری امداد۔ اور دلی ہمدردی کے علاوہ خدا تعالےٰ کے خاص فضل کی محتاج ہیں۔ ہم جہاں موجودہ شہنشاہ معظم کو جماعت احمدیہ کی کامل وفاداری اور اطاعت شعاری کا یقین دلاتے ہیں۔ وہاں یہ دُعا بھی کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمارے فرمانروا کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی خاص توفیق بخشے۔ اور رعایا کا محبوب بنائے ⁂

شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم جب سنہ ۱۹۲۲ء میں بحیثیت وارث تخت وتاج برطانیہ ہندوستان میں تشریف لائے۔ تو امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حکومت برطانیہ کے متعلق جہاں اپنی جماعت کے جذبات محبت واطاعت کا اظہار فرمایا۔ وہاں مختصراً سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے ضروری حالات بھی پیش فرمائے۔ اور ساتھ ہی نہایت احسن پیرایہ میں تبلیغ اسلام کا حق بھی ادا فرما دیا۔ چنانچہ ان سب اغراض کو پیش نظر رکھتے ہُوئے اول تو بوساطت حکومت پنجاب نمائندگان جماعت احمدیہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا اور پھر تحفۂ شہزادہ ویلز کے نام سے ایک کتاب تیار کر کے مرصع کشتی میں بر موقعہ تشریف آوری لاہور پیش کی گئی ⁂

ایڈریس کے جواب میں چیف سکرٹری ہز رائل ہائی نس شہزادہ ویلز جی۔ ایف۔ ڈی مانٹ مورنسی نے جو مکتوب ارسال کیا۔ اس نے جماعت احمدیہ کے قلوب پر نہایت گہرا اثر کیا۔ اور وُہ اپنے ہونے والے شہنشاہ کے اعلےٰ اخلاق اور خوبیوں کی اسی وقت سے قائل ہو گئی۔ مکتوب میں لکھا تھا۔ حسب الحکم ہز رائل ہائی نس شہزادہ ویلز میں ممبران جماعت احمدیہ کے اس خیر مقدم کے ایڈریس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو گورنمنٹ پنجاب کی وساطت سے

حضور شہزادہ ویلز کو پہونچا ہے۔ ہز رائل ہائی نس شہزادہ ویلز نے شوق و دلچسپی کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کی ابتدا اور تاریخی حالات کا آپ کے ایڈریس میں مطالعہ کیا ہے۔ اور حضور شہزادہ ویلز اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب وہ اس نہائت خوبصورت کتاب میں جو ممبران جماعت احمدیہ کے چندہ سے بطور تحفہ پیش کی گئی ہے۔ سلسلہ کی تفصیلی تاریخ کا مطالعہ فرمائیں گے۔ ہز رائل ہائی نس نہایت گرمجوشی کے ساتھ اس وفادارانہ جذبہ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جس نے جماعت احمدیہ کے ہزارہا اصحاب کو اس تحفہ کے پیش کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ اور حضور شہزادہ ویلز کی خوشی اس نشان وفاداری کے قبول کرنے میں اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ آپ کو ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی طرف سے یہ علم دیا گیا ہے۔ کہ جنگ عظیم کے دوران میں نیز اس کے بعد آنے والے سخت ایام میں جماعت احمدیہ نے تاج و سلطنت برطانیہ کی وفاداری میں غیر متزلزل ثبات دکھایا ہے۔ مجھے حضور شہزادہ ویلز کی طرف سے حکم ملا ہے۔ کہ میں آپ کو یقین دلاؤں۔ کہ نظر بایں حالات جماعت احمدیہ کو حضور شہزادہ ویلز کے التفات محبت آمیز کا ہمیشہ پورا یقین رکھنا چاہیئے"۔

اس کے بعد جب کتاب تحفہ ویلز پیش کی گئی۔ تو اسے بخوشی قبول کیا گیا۔ اور ایک شیعہ اخبار "ذوالفقار" لاہور ۲۴ر اپریل نے لکھا:۔

"تحفہ شہزادہ ویلز احمدی جماعت کی طرف سے ۲۷۔ فروری کو ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز کی خدمت میں معرفت پنجاب گورنمنٹ مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی جماعت مذکور نے پیش کیا۔ اس کو ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز نے نہایت عزت۔ اور احترام سے قبول فرمایا۔ اور اس کا کچھ حصہ سرسری نظر سے اسی وقت دیکھ بھی لیا۔ اس کے بعد ہمیں اطلاع ملی تھی کہ لاہور و جموں تک کے سفر میں ولی عہد صاحب بہادر نے اس کو بغور دیکھا۔ اور بعض مقام پر پرنس آف ویلز کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل جاتا تھا اور صاحب ممدوح نے پنجم مارچ کی رات کے وقت اس تحفہ کو اول سے آخر تک دیکھ لیا۔ اور بہت خوش ہوئے"۔

اس تحفہ بے بہا میں جس احسن پیرایہ میں اور کھلے الفاظ میں دنیا کی ایک عظیم الشان سلطنت کے عالی مرتبہ ولی عہد کو تبلیغ اسلام کی گئی۔ اس کا پورا اندازہ تو اس کتاب کو پڑھنے سے ہی لگ سکتا ہے۔ یہاں صرف چند فقرات بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے تحریر فرماتے ہیں:

"اے شہزادہ بالا بخت! آخر میں ہم آپ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ کوئی عزت نہیں۔ مگر وہی جو خدا سے ملے۔ اور کوئی رتبہ نہیں۔ مگر جو خدا تعالے دے۔ اور کوئی سکھ نہیں۔ مگر جو اللہ تعالے کی طرف سے نازل ہو۔ پس ہم آپ کو اس صداقت کی دعوت دیتے ہیں۔ جو خدا تعالے نے اپنے بندوں کی طرف آج سے تیرہ سو سال پہلے بھیجی۔ اور جس کے قیام اور جس کے پورا کرنے کے لئے اس نے اس وقت مسیح موعودؑ کو نازل کیا ہے"۔

اسلام کی صداقت اور حقانیت کے واضح دلائل پیش کرنے کے بعد فرمایا:۔

"آخر میں اے مکرم شہزادہ! میں آپ سے التجا کرتا ہوں۔ کہ جس محبت سے خدا کی بادشاہت کی خبر ہم نے آپ کو دی ہے۔ اسی محبت سے آپ اس تمام امر پر غور کریں گے۔ کیونکہ اللہ تعالے کے حضور میں جیسے ہم ہیں۔ ویسے ہی آپ ہیں۔ اس کی نظروں میں چھوٹے اور بڑے بادشاہ اور رعایا سب برابر ہیں۔ ابدی زندگی کے ہم ہی محتاج نہیں۔ بلکہ آپ بھی اس کے محتاج ہیں۔ اور خدا کی رضا کی ہم ہی کو ضرورت نہیں۔ بلکہ آپ کو بھی ہے۔ دنیا کی بادشاہتیں فانی ہیں۔ اور اس کی عزتیں آنی۔ وہی دائمی خوشی کا وارث ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالے کو خوش کرتا ہے۔ ہم نے حق آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس کا قبول کرنا یا نہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔ مگر ہم آپ سے باادب التجا کرتے ہیں۔ کہ آپ اسلام کے متعلق سنی سنائی باتوں پر نہ جائیں۔ اور دشمن کے اقوال پر اپنے خیالات کی بنا نہ رکھیں۔ اسلام ایک پاک اور بے عیب مذہب ہے۔ اور اس کی تعلیم پر چلنے والے ہمیشہ اچھے سے اچھے پھل کھاتے۔ اور خدا تعالے کی عنایتوں اور شفقتوں سے حصہ لیتے رہتے ہیں"۔

اب جبکہ خدا تعالے نے اپنے فضل سے پرنس آف ویلز کو شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم بنا کر دنیا میں کارہائے نمایاں کرنے کا موقعہ دیا۔ اور ایک نہائت شاندار اور وسیع حکومت کا آپ کو تاج پہنایا۔ جماعت احمدیہ جس کی وفادارانہ اور مخلصانہ خدمات اور روایات سے آپ بہت کچھ واقف ہیں اعلان کرتی ہے کہ وہ حسب سابق آپکی حکومت کی وفادار رہے گی۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالے آپ کے عہد کو بھی جماعت احمدیہ کے لئے بابرکت بنائے۔

شہنشاہ جارج پنجم کے انتقال پر

احمدی جماعتوں کے ماتمی جلسے اور تعزیتی پیغامات

علی گڑھ

۲۲۔ جنوری۔ ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن علی گڑھ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

یہ ایسوسی ایشن ملک معظم کی وفات پر انتہائی رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ اور شاہی خاندان کے ساتھ غم میں شریک ہے۔

پریذیڈنٹ ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن علی گڑھ

بنوں

۲۱۔ جنوری جماعت احمدیہ بنوں کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ جس میں ملک معظم جارج پنجم کی وفات پر گہرے رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب بنوں سے درخواست کی گئی۔ کہ از راہ نوازش جماعت احمدیہ کی دلی ہمدردی شاہی خاندان تک پہونچا دی جائے۔

امیر جماعت احمدیہ بنوں۔

لودہراں

شہنشاہ معظم کی وفات کی اطلاع پر جماعت احمدیہ لودہراں کا غیر معمولی اجلاس منعقد کرکے اظہار افسوس کی قرارداد منظور کی گئی۔ اور بذریعہ تار ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب اور صاحب ڈپٹی کمشنر ملتان کو اطلاع دی گئی۔ عبدالخالق سکرٹری

رباعیات

طالب و مطلوب

ہوں گے ممکن ہے کہیں ناز و ادا کے طالب
یا کہیں جور و جفا مہر و وفا کے طالب
تیری دنیا میں ہے ہر شخص کا مطلوب جدا
ہم تو تجھ سے ہیں فقط تیری رضا کے طالب

خدا اور خدائی

وہ بھی کوئی زمیں ہے؟ کہ جس پر سما نہ ہو
یا وہ بھی کوئی درد ہے؟ جس کی دوا نہ ہو
ایسا اگر نہیں۔ تو یہ ممکن ہے کس طرح
موجود ہو خدائی تو۔ لیکن خدا نہ ہو

فضل عمر

اے امیر المومنین فضل عمر۔ فرخ تبار
دیدہ ور پر ہے ترا نور خلافت آشکار
پر تجھے ابنائے ظلمت دیکھ سکتے کس طرح
"از دو چشم شپراں پنہاں خور نصف النہار"

حسن رہتاسی

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

بذریعہ تحریر و تقریر ہر طبقہ کے لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کی کوشش

قبولِ احمدیت

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک افریقن سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ ان کا نام عاتی بن سعید ہے۔ پہلے سارجنٹ کے عہدہ پر تھے اب پنشن لیتے ہیں۔ احباب اس نو احمدی بھائی کے لئے دُعائے استقامت فرمائیں ؛

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں Ahmadiyya Movement in Islam پمفلٹ ایک سو دس معزز یورپین اعلےٰ آفیسرز افریقن چیفس۔ اور چند شریف و تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو بذریعہ ڈاک روانہ کئے گئے بعض کو دستی دیئے گئے ؛

(۲) ایک گجراتی ٹریکٹ گجراتی جاننے والوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۳) اخبار الفضل۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات۔ اور سلسلہ کی بعض دیگر کتب غیر احمدیوں کو پڑھنے کے لئے دی گئیں

ملاقاتیں

ہندوستانی۔ عرب اور افریقن اصحاب کے علاوہ بعض انگریزوں سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا جن میں سے قابلِ ذکر حسب ذیل ہیں :-

(۱) سنڈے پوسٹ ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار نیروبی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر سے جو انگریز ہے۔ ملاقات کی۔ آخر میں ایڈیٹر نے وعدہ کیا۔ کہ اسلام کے متعلق اگر کچھ اپنے اخبار میں وہ شائع کر سکا۔ تو اسے خوشی ہوگی ؛

(۲) ہز ایکسیلنسی سر جوزف بائرن گورنر کینیا کالونی نے گزشتہ دنوں لارڈ بیڈن پاؤل جو تحریک سکاؤٹنگ کے بانی ہیں۔ کی آمد پر ایک شاندار گارڈن پارٹی لارڈ موصوف کے اعزاز میں دی۔ جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد بھی مدعو تھے۔ مجھے اس موقعہ پر ایک علاقہ کے پانچ افریقن چیفس سے گفتگو کا موقعہ ملا۔

ایک پادری صاحب سے گفتگو

کرسچن مشن سوسائٹی نیروبی کے انچارج ریورنڈ پٹ وے سے گزشتہ ہفتہ ملاقات کی۔ اور دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ عیسائیت کے اثر کے ذکر پر کہنے لگے۔ مجھے روحانی زندگی عیسائیت سے حاصل ہے۔ جسے میں محسوس کرتا ہوں۔ میں بیماروں کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ جو قبول ہو جاتی ہے۔ اور یہ کامل الایمان کی علامت ہے۔ اور یہ کہ عیسائیت سے روحانی زندگی حاصل ہو سکتی ہے ؛

اس کے جواب میں پادری صاحب سے کہا گیا۔ کہ آپ چار بیمار لے آئیں۔ ان میں سے دو انتخاب کر کے آپ لے لیں۔ اور دو میں۔ پھر آپ اپنے حصہ کے بیماروں کی صحت کے لئے دُعا کریں۔ اور میں اپنے حصہ کے بیماروں کے لئے پھر دیکھیں کہ کس کے بیمار اچھے ہوتے ہیں۔

پھر انجیل میں تو لکھا ہے۔ کہ

"اگر تمہیں رائی کے دانہ برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے۔ کہ یہاں سے وہاں چلا جا۔ تو وہ چلا جاتا۔ اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی"

آپ پہاڑ کو نہ سہی۔ یہ میری سوٹی آپ کے سامنے دھری ہے۔ اسے کہہ کر یہاں سے سرکا دیجئے۔ آپ کی روحانیت کے معلوم کرنے اور عیسائیت کے اس خاص اثر کو جسے آپ محسوس کرتے ہیں۔ کہ کسی اور مذہب سے وہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جاننے کے لئے آپ کے ہی مسلمہ طریق کو پیش کیا ہے۔

پادری صاحب نے فرمایا۔ یہ کوئی طریق نہیں۔ اور آپ اس کا مفہوم نہیں سمجھتے۔ اس قسم کے امور نسقیانہ دلائل سے سمجھ نہیں آسکتے۔ جب تک مسیح کی خدائی کو تسلیم نہ کر لیا جائے۔

عرض کیا گیا۔ پادری صاحب! مسیح کی خدائی تو ایک طرف رہی۔ آپ تو اپنے عقائد کی رُو سے انہیں ادنےٰ سی روحانی زندگی بھی نہیں بخشتے۔ اور انہیں مصلوب قرار دے کر (نعوذ باللہ) لعنتی قرار دیتے ہیں۔ اب کوئی ان کی خدائی پر کیا ایمان لائے۔

پادری صاحب نے نہایت فخریہ انداز میں فرمایا ہاں! ہاں!! وہ ہماری خاطر لعنتی ہوا!!!۔

(استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ)

اس پر پادری صاحب کو سمجھایا۔ کہ کیوں آپ حضرت مسیح علیہ السلام کی ہتک کرتے ہیں۔ انجیل سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ صلیب پر مرے۔ پادری صاحب فرمانے لگے۔ کہ نہیں انجیل میں صاف لکھا ہے۔ اور میں ثابت کر سکتا ہوں۔ مگر کچھ نہ کر سکے ؛

انصار اللہ کے اجلاس

میں اپنی ایک گزشتہ رپورٹ میں یہ تحریر کر چکا ہوں۔ کہ نیروبی میں مجلس انصار اللہ قائم کی گئی ہے۔ اس کے بعد سے عرصہ زیر رپورٹ میں تین انصار اللہ کے اجلاس ہو چکے ہیں اور ممبران کو اس وقت مسئلہ ختم نبوت پر نوٹس لکھائے جا رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے انصار اللہ دلچسپی لے رہے ہیں اور امید ہے۔ کہ تبلیغی لحاظ سے یہ سلسلہ مفید ثابت ہوگا۔ انصار اللہ کے اجلاس ہفتہ کے دن بعد نماز مغرب منعقد ہوتے ہیں ؛

ہفتہ واری جنرل اجلاس

ایت وار قرآن مجید کا باقاعدہ درس دیا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے تحفہ گولڑویہ کا آج کل درس ہوتا ہے۔ درس کے بعد تقریروں کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ میری عدم موجودگی میں حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔ خاکسار شیخ مبارک احمد

احمدیت کے مقابلہ میں احرار کی بطالت کا ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر جہاں زمین اور آسمان نے شواہد پیش کئے۔ وہاں اللہ تبارک و تعالےٰ نے قرآن کریم میں جابجا صادق اور کاذب کے امتیاز کے لئے ایسے معیار بیان فرمائے۔ کہ دُنیا۔ اور خاص طور پر امتِ محمدیہ کو کسی صادق کی شناخت میں مشکل نہیں پیش آسکتی۔ لہٰذا وہ لوگ جو قرآن کریم جیسی ام الکتاب اپنے پاس رکھتے ہوں۔ ان کو اللہ تعالےٰ کے بیان فرمودہ مندرجہ ذیل ایک ہی معیار کے رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر غور کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قُل هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین۔ یہ آیت کریمہ بتاتی ہے۔ کہ صادق دلائل پیش کیا کرتے ہیں۔ اور صادق کے مقابلہ میں مکذبین کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔ اسی معیار کے مطابق دیکھو۔ آج جماعت احمدیہ کے دلائل کے سامنے احرار کس طرح عاجز ہو کر حد درجہ کی شرارت کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ شرافت اور انسانیت کو انہوں نے بالائے طاق رکھدیا ہے۔ یہی ان کے باطل ہونے کا ثبوت ہے ؛ خاکسار ضیاء الدین۔

ملا محمد کامل امام مسجد چک ۱۷ جنوبی (سرگودہا) سے حلفی مطالبات

ملا محمد کامل صاحب نے جن ۳۵ افراد کے نام اخبار مجاہد اور درنجف سیالکوٹ میں مرتدین احمدیت کے تحت میں شائع کرائے ہیں۔ ان کے متعلق ہم ان سے حسب ذیل مطالبات کرتے ہیں۔ اگر ان میں حق و انصاف کا کوئی ذرہ باقی ہے۔ تو ان کے صحیح جواب حلف کے ساتھ شائع کرائیں۔

(۱) کیا ان ناموں میں سے خوشی محمد گوندل عرصہ ۱½ سال سے جماعت احمدیہ سے خارج نہیں کیا جا چکا۔ اور اس بات کو آپ کے بھائی بندھی اچھی طرح نہیں جانتے۔ (۲) جیبہ خاندان میں سے کسی فرد واحد نے کبھی بیعت کی تھی۔ اور کیا یہ خاندان وہابی نہیں ہے؟ (۳) کیا مغل خاندان واقعی احمدی تھا۔ اسی طرح کیا مسماۃ جیوں۔ رشیم بی بی۔ امینہ بی بی مسمی طالب دین (اصل نام عطا محمد) اور محمد حسین عید الفطر کے روز چک ۱۷ میں موجود تھے۔ کیا افراد مذکورہ عرصہ ۵-۶ ماہ سے موضع چک غازی ضلع گجرات میں نہیں ہیں (۴) کیا اعلان مندرجہ مجاہد مغل خاندان

ویرووال میں جماعت احمدیہ کے خلاف احراری لفنگوں کی بدزبانیاں

احمدیوں اور غیر احمدیوں میں نفرت و عداوت پیدا کرنے کی شرمناک کوشش

احراری لیڈر جماعت احمدیہ کے خلاف انتہاء درجہ کی بدزبانی اور کذب بیانی کر کے عام لوگوں کو جس رنگ میں اشتعال دلا رہے اور احمدیوں پر ظلم و ستم کرنے کے لئے کھلم کھلا اکسا رہے ہیں۔ اس کا اندازہ ذیل کی رپورٹ سے ہو سکتا ہے:۔

ویرووال ضلع امرتسر کے احرار کے جلسہ میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی۔ سید داؤد غزنوی عبدالغفار غزنوی۔ مستری عبدالکریم وغیرہ آئے ہوئے تھے۔ ۱۷ جنوری خطبہ جمعہ میں مولوی داؤد غزنوی نے سلسلہ احمدیہ پر گندے اعتراضات کئے۔ اور جھوٹے اتہامات لگائے۔ نیز کہا۔ مرزائیت کا فتنہ جو قادیان سے اٹھا۔ اور ہندوستان میں پھیلا۔ اگر تم اس ناپاک گروہ سے وہ سلوک کرتے جس کے یہ لوگ مستحق تھے۔ تو یہ فتنہ کبھی نہ بڑھتا۔ میں غریب مسلمانوں سے یہ کہتا ہوں۔ کہ اب تم اپنے اختلافات کو مٹا دو۔ اور ایک سد سکندری بن جاؤ۔ پھر دیکھو یہ کس طرح نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔

۱۸ جنوری بروز ہفتہ عبدالرحیم عاجز نے نہایت گندی نظم پڑھی۔ پھر مولوی داؤد غزنوی نے تقریر کی جس میں کہا مرزائیوں کا ایک رقعہ آیا ہے۔ کہ کل خطبہ جمعہ میں جو تم نے اعتراضات کئے۔ اور مباہلہ کے بارہ میں جو اس وقت نظم پڑھی گئی۔ اور اس میں کذب بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ ہمیں وقت دیا جائے۔ تا کہ لوگوں پر حقیقت ظاہر کی جائے۔ مگر وہ سن لیں۔ ہم ان کی چالاکیوں سے خوب واقف ہیں۔ ان کے رقعہ بھیجنے کا مقصد لوگوں پر یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ احرار ہمیں وقت نہیں دیتے۔ بے شک ہم ان کو اپنے جلسہ میں وقت نہیں دیں گے۔ اگر یہ اپنے جلسہ سالانہ قادیان میں ہم کو وقت دیں۔ تو ہم بھی ان کو وقت دیں گے۔ مگر مسلمانو! تم کو چاہیئے۔ کہ ان کفار سے بالکل تعلقات نہ رکھو۔ اور نہ ان سے لین دین کرو۔

پھر عبدالغفار غزنوی نے تقریر کی جس میں کہا۔ یہ مرزائی چالاکیاں کرتے ہیں۔ سٹیج پر رقعہ بھیجنا ان کی سیاسی چال ہے۔ مگر ان کو سیاست کہاں آتی ہے۔ اگر یہ سیاست سے واقف ہوتے۔ تو مسجد شہید گنج کے موقعہ پر مرزا محمود ستر اسی ہزار روپیہ کیوں خرچ کرتا اور اب آہیں بھرتا۔ اے مسلمانو! تم ان کو ایسا ہی خیال کرو۔ جیسا کہ ایک گندہ عضو ہوتا ہے ان کو گندہ عضو کی طرح کاٹ کر پھینک دو۔ اور ان سے لین دین اور تعلقات بالکل منقطع کر دو۔ ان سے بائیکاٹ کرو۔ اور جیسے اچھوت اقوام سے معاملہ کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی ان سے کرو۔ ان کے برتن تک الگ کر دو۔ اب یہ احرار کے مقابل میں تباہ ہو جائیں گے۔ اب تم یقین کر لو۔ کہ دنیا میں ایک بھی مرزائی نہیں۔

۱۹ جنوری مولوی حبیب الرحمٰن نے تقریر کی جس میں کہا۔ اے مسلمانو! مرزائیوں سے بائیکاٹ کر دو۔ ان کے مونہہ پر تھوکو۔ جب یہ ہم کو قادیان میں جلسہ کرنے اور جمعہ پڑھنے نہیں دیتے۔ تو حکومت سن لے۔ پولیس نوٹ کرے۔ کہ اگر یہ ہمارے جلسوں میں آئیں۔ اور کوئی قتل ہو گیا۔ یا مار دیا گیا۔ اور اس کی ذمہ وار حکومت ہو گی۔ ہم ذمہ وار نہ ہوں گے۔ مسلمانو! ان کو اپنے جلسوں میں مت آنے دو۔ بلکہ ان کو مار کے باہر نکال دو۔ ان کو سؤر خیال کرو۔ ان سے کفار کی طرح سلوک کرو۔ اور ان سے بات چیت اور مناظرہ وغیرہ مت کرو۔

اس کے بعد داؤد غزنوی صدر جلسہ نے کھڑے ہو کر کہا کیا کوئی مرزائی رپورٹر یہاں تقریر کے نوٹ لے رہا ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں ادھر بیٹھے لکھ رہے ہیں۔ پھر اس نے کہا ان کو کہہ دو۔ مت نوٹ لکھیں۔ اور میں حکماً کہتا ہوں۔ کہ کوئی نوٹ نہ لکھے۔

اس کے بعد پھر حبیب الرحمٰن نے کہا:۔

لائلپور والوں نے بڑا اچھا کیا ہے۔ اگر کوئی مرزائی ان سے مناظرہ وغیرہ کے لئے کہتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں ہم کو تو اتنا علم نہیں۔ اور نہ ہی ہم لمبی چوڑی باتیں جانتے ہیں۔ دو ہی باتیں جانتے ہیں۔ یا تم مرزائیت سے توبہ کرو۔ یا پھر گاؤں چھوڑ دو۔ پس تم بھی ان لوگوں سے یہی معاملہ کرو محمود چوڑیاں پہنے اور گھونگھٹ نکالے کیوں اندر بیٹھا ہے۔ وہ کیوں خود ہم سے مناظرہ نہیں کرتا۔ اور کیوں چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو بھیج دیتا ہے۔ کہ ہم سے مناظرہ کریں۔ ہم صرف ایک ہی مناظرہ کریں گے۔ اور وہ بھی مرزا محمود کے ساتھ۔

پس اے مسلمانو! تم ان سے بات چیت مت کرو۔ اور نہ ان سے میل ملاپ رکھو۔ بلکہ ان کو اچھوتوں کی مانند سمجھو۔ اور ان کے برتن تک الگ کر دو۔ اور ان سے بالکل قطع تعلق اور بائیکاٹ کرو۔ ان کی عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نہ آنے دو۔

محمود کہتا پھرتا ہے کہ احرار مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کئی بار کہا ہے اور دلی میں بھی میں نے کہا تھا۔ کہ ہم اس کے پلید اور ناپاک خون سے اپنی تلوار کو کیوں خراب کریں۔

ہم وہ لوگ ہیں کہ ہم خواہ کتنی ہی عبادتیں کریں۔ نمازیں پڑھیں۔ اور گورنمنٹ کی فرمانبرداری اور اطاعت کریں۔ گورنمنٹ ہماری ایک بھی نہیں سنتی۔ اور نہ ہماری باتوں پر یقین کرتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ دل سے ہم باغی ہیں۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ ہم دل سے باغی ہیں۔ ہمارے بس میں نہیں۔ ورنہ ہم زمین کے تختہ کو الٹ دیں پس ہم دل سے باغی ہیں۔ اس لئے حکومت کو ہم پر اعتبار نہیں۔

مسلمانو! یاد رکھو اگر تمہارے گناہ بے شمار ہوں تم زانی ہو۔ بدمعاش اور چور ہو۔ مگر یہ عقیدہ رکھو کہ اللہ ایک ہے۔ اور محمدؐ اس کا نبی جس کے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں۔ تو جس طرح باپ اپنے بیٹے کی کسی غلطی کی وجہ سے اسے سزا دیتا یا چپت لگا دیتا ہے۔ اور پھر کہہ دیتا ہے جاؤ کھانا کھاؤ۔ اسی طرح خداتعالےٰ تم کو تھوڑی سی سزا دے کر جنت میں بھیجدے گا۔ لیکن اگر تم یہ عقیدہ رکھو۔ کہ محمد رسول اللہ کے بعد بھی کوئی نبی ہے۔ تو خواہ ہزاروں نمازیں پڑھو۔ اور روزے رکھو اور دیگر عبادتیں کرو۔ ہرگز ہرگز خدا تم کو نہ بخشے گا۔ اور سیدھا دوزخ میں بھیجدے گا۔

یہ مرزائی لوگ اسی جگہ نبوت نبوت کرتے پھرتے ہیں۔ افغانستان و عرب وغیرہ میں جانے کا نام نہیں لیتے۔ غلام احمد نے والئے افغانستان کو لکھا۔ کہ مجھے مانو۔ کیونکہ میں خدا کی طرف سے مسیح موعود ہوں۔ تو اس نے جواب میں لکھا۔ اینجا بیا۔ مگر پھر ادھر کا رخ نہ کیا۔ اور نہ ہی عرب میں گیا ہے۔ کیونکہ جانتا تھا۔ کہ فوراً اس نبوت کا پھل مل جائے گا۔ خاکسار سید احمد علی مولوی فاضل

ضروری اعلان برائے سکرٹریان مال

سکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ چندہ بھیجتے وقت نمبر وصیت نہیں لکھتے۔ جس سے علاوہ اس کے کہ نمبر تلاش کرنے میں بہت سا وقت دفتر کا لگ جاتا ہے۔ غلطی کا امکان بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک ہی نام کے کئی آدمی ہوتے ہیں۔ ایک کی رقم دوسرے کے کھاتے میں درج ہو سکتی ہے۔ لہٰذا آئندہ ہر ایک سکرٹری کو چاہیئے کہ روپیہ بھیجتے وقت موصی کے نام کے ساتھ ان کا نمبر وصیت ضرور لکھا کریں۔ بعض سکرٹری صاحبان صرف نمبر وصیت لکھ دیتے ہیں۔ یہ بھی صحیح نہیں۔ بلکہ نمبر وصیت کے ساتھ نام موصی بھی ضرور لکھا کریں۔

سکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

احرار کے نامۂ اعمال کے چند اوراق

(۱)

اتحادِ مسلمین سے احرار کرام کی نفرت۔ اتحاد کی آواز بلند کرنے والوں کے خلاف بے سروپا اور تہمت طرازانہ شور و غل اور اس نفرت اور شور و غل کی علت ہم ایک قریبی اشاعت میں بیان کر چکے ہیں۔ احرار سے یہ بھی پوچھ چکے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کی عام جماعتوں کو "رجعت پسند" اور برطانوی پالیسی کے دوستدار قرار دے کر جن "حریت پرستوں" اور برطانوی پالیسی کے "دشمن داروں" سے اتحاد و دوستی کے خواہاں ہیں۔ مہربانی فرما کر ان میں سے چند کے نام پیش فرمائیں۔ بتائیں کہ پنجاب کے کون کون سے ہندو اور سکھ آزادیٔ ہند۔ آزادیٔ عرب اور آزادیٔ ایشیاء کی اس سکیم کے مؤید۔ حامی اور دوستدار ہیں جو احرار نے مدت سے تیار کر رکھی ہے۔ اور جس پر عمل پیرائی کے سلسلے میں انہیں ڈی ولیرا اور زغلول پاشا مرحوم کی پیروی کرتے ہوئے بہ درجۂ اکراہ اور بغرض اصلاح کونسلوں میں جانا پڑا۔ اور جن کے ساتھ اتحاد کا اضطراب انہیں مسلمانوں کی تمام دوسری پارٹیوں سے انقطاع کی دعوت دے رہا ہے۔ نیز تشریح فرما دی جائے۔ کہ پنجاب کے وہ کون کونسے ہندو اور سکھ ہیں۔ جو ان اقتصادی سکیموں کی تائید و حمایت کے لئے تیار ہیں۔ جن پر صوبے کی غریب آبادی کی فلاح و بہبود کا انحصار ہے؟ یہ تشریحات یقیناً ہمارے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے بہت مفید ہونگی۔ اور ہم انہیں سامنے رکھکر زیادہ آسانی کے ساتھ احرار کے نقطۂ نگاہ کی حقیقت معلوم کر سکیں گے۔

صحبتِ امروزہ میں ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ احرار کرام اور انکے رفقاء نے اپنے غلط اور مصلحت ناشناس طرزِ عمل سے قوم کے وقار و قیمت اور حفظِ حقوق کو کس طرح پے در پے نقصان پہونچانے کی کوششیں کیں؟ ہندو مسلم اتحاد میں روڑے اٹکائے اور مسلسل اور متواتر قوم کو تفرقہ کی مصیبتوں میں الجھائے رکھا۔ احرار کی "انفرادیت" کا مسئلہ سب سے پہلے نہرو رپورٹ کے سلسلے میں نمایاں ہوا۔ نہرو رپورٹ کی تفصیلات سے یہاں بحث نہیں۔ لیکن یہ واقعہ ہے۔ کہ مسلم لیگ جمعیۃ العلماء اور مجلسِ خلافت اس کی مخالف تھیں۔ اور نہرو رپورٹ کے وقت مسلمانوں کی یہی تین قابلِ ذکر جماعتیں تھیں۔ جو سیاسی میدان میں کام کر رہی تھیں۔ لیکن احرار کرام نے جو اس زمانے میں پنجاب کے خلافتی تھے۔ بلاتوقف نہرو رپورٹ پر دستخط ثبت کر دیئے۔ نہ اس امر کا خیال رکھا۔ کہ بہرحال یہ قومی معاملہ ہے اور قوم نے احرار کو مسولینی یا ہٹلر کا درجہ نہیں دیا تھا۔ نہ اس امر کا خیال رکھا۔ کہ اس قسم کے طرزِ عمل سے خود مسلمانوں میں افتراق پیدا ہوگا۔ اور ان کے مطالبات کو نقصان پہونچیگا۔ مولانا مظہر علی صاحب بے شک کہہ سکتے ہیں۔ کہ احرار کی رائے ہی درست تھی۔ لیکن اس باب میں قوم کو ہمنوا بنانے کا طریقہ یہ تھا۔ کہ خود قوم سے مشورہ کیا جاتا اس کی مختلف جماعتوں کے روبرو دلائل پیش کئے جاتے۔ اور ان دلائل کو قبول کرانے اور منوانے کے لئے خود قوم کے اندر جدوجہد کی جاتی۔ نہ کہ رپورٹ پر دستخط کر چکنے کے بعد قوم کے ساتھ جنگ چھیڑ دی جاتی۔ ساری قوم کو "سلطان وحید الدین" کی پارٹی قرار دے کر "مصطفےٰ کمال پاشا" کا پارٹ ادا کرنے کی یہ پہلی کوشش تھی۔ لیکن قوم کی خوش قسمتی اور احرار کی بدقسمتی سے اس جنگ میں کوئی معرکہ سقاریہ پیش نہ آیا۔ بلکہ احرار کے حصے میں یونانیوں کی ہزیمت اور فرار آیا۔ اگرچہ احرار کی مہربانی سے اگست ۱۹۲۸ء سے لے کر اواخر ۱۹۲۹ء تک مسلمانوں کی ساری قوتیں اسی کشمکش میں مبتلا رہیں۔ اور ہندو مزے کے ساتھ مسلمانوں کی لڑائی کشمکش اور کشاکش کا تماشا دیکھتے رہے۔ مسلمانوں کے ان "مصطفےٰ کمالوں" اور "زغلول پاشاؤں" کی یہ پہلی "شاندار اسلامی" خدمت ہے۔ اس کے متعلق مولانا مظہر علی صاحب جتنے قصیدے مرتب فرمائیں۔ ہم سنتے جائیں گے۔

اس اثناء میں گول میز کانفرنس کا اعلان ہو چکا تھا۔ کانگریس نے گول میز کانفرنس میں شرکت کی تین شرطیں پیش کی تھیں۔ اول سیاسی قیدیوں کی رہائی۔ دوم کانگریس کے لئے سب سے زیادہ نمائندگی۔ سوم۔ لنڈن میں درجۂ مستعمرات کے دستور کی ترتیب کا اقرار۔ آخر الذکر دو شرطوں کا مدعا محض یہ تھا۔ کہ کانگریس سب سے زیادہ نمائندے لنڈن لے جائے۔ اور انتہائی آسانی کے ساتھ اس نہرو رپورٹ کے حق میں فیصلہ کرا سکے۔ جسے وہ احرار کے ذریعے سے منظور نہیں کرا سکی تھی۔ یہ شرطیں منظور نہ ہوئیں۔ تو لاہور کانگریس میں "آزادیٔ کامل" کی قرارداد منظور کر کے سول نافرمانی کا فیصلہ کیا گیا۔ احرار نے بھی کانگریس کی معیت اختیار کئے رکھی۔ ان کے علاوہ مولانا کفایت اللہ کی جمعیۃ العلماء بھی اسی رَو میں بہ نکلی۔ حالانکہ سول نافرمانی کا مبنائے حقیقت۔ وہی دو شرطیں تھیں۔ جو اوپر پیش کی جا چکی ہیں۔ یہاں بھی احرار نے قوم کی رائے۔ اس کے مصالح۔ اس کے حقوق اور اس کی ضروریات کا خیال رکھنا پسند نہ فرمایا۔ ہم اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے۔ کہ اس شرکت کے حقیقی محرکات کیا تھے۔ لیکن اس وقت بھی احرار کی بلند بانگی کا ہدف وہی مسلمان تھے۔ جنہیں کانگریس کی سول نافرمانی پر کم اور اس کے مبانی و محرکات پر زیادہ اعتراض تھا۔ جو ان مسلمانوں کے خلاف احرار کا کروات طراز دماغ جو جو کروات وضع کر سکتا تھا۔ انہوں نے بے تکلفی سے وضع کیں۔ اور اپنی "آزادی" کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے رہے۔ اگر ان کی درشت گوئی میں ذرا کمی واقع ہوتی تھی۔ تو ہندو اخبار نویس اور لیڈر مختلف طریقوں سے پھر ان کے جوشِ درشتی پر تازیانہ لگا دیتے تھے۔ یہ احرار اسلام کی دوسری "شاندار اسلامی" خدمت تھی۔ جسے مولانا مظہر علی صاحب بلاتکلف غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے کارنامہ ہائے حیات کا جزو بنا سکتے ہیں۔

ہندو ان دونوں موقعوں پر بہ شد و مد یہ فرماتے رہے۔ کہ مسلمان ان کے ساتھ ہیں۔ وہ نہرو رپورٹ کے حامی ہیں۔ البتہ چند "شرکار پرست" یونہی شور مچا رہے ہیں بتایئے ہندوؤں کے اس غلط اور بے بنیاد دعوے کی بناء کیا تھی؟ اگر احرار یا چند دوسرے مسلمان قوم سے علیحدہ ہو کر یہ غلط راستہ اختیار نہ کرتے۔ تو کیا ہندوؤں کو اس قسم کے بہانے پیش کرنے کا کوئی موقعہ میسر آ سکتا تھا۔ اور کیا یہ ممکن تھا۔ کہ وہ نہرو رپورٹ وغیرہ پر اصرار کرتے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی دوسرا سمجھوتہ نہ کرتے۔ یا سمجھوتہ نہ کرنے کی شرمساری کے مورد نہ بنتے؟ مولانا مظہر علی صاحب بے شک فرماتے جائیں۔ کہ احرار آزادیٔ عرب اور آزادیٔ ایشیا اور آزادیٔ ہند کے پیکر ہیں۔ بے شک فرماتے جائیں۔ کہ وہ بے شمشیر مصطفےٰ کمال پاشا اور بے وزارت و منصب زغلول پاشا و ڈی ولیرا ہیں۔ لیکن ۱۹۳۱ء تک ان کے وجود کی غرض و غایت اس کے سوا کچھ نظر نہیں آتی۔ کہ کانگریس اور ہندوؤں کو جائز اسلامی مطالبات کو ٹھکرانے کے لئے ایک عذر بارد اور ایک بہانۂ مہمل مل جائے۔ اس پر مولانا مظہر علی صاحب بے شک فخر کریں۔ ہم یا کوئی دوسرا مسلمان ان کے اس فخر میں شرکت کا قطعی دعوے دار نہ ہوگا۔

احرار کے ان "ملت پرستانہ" اور "حریت پرورانہ" اعمال و کردار کا جواب ہمیں لینا ہے۔ اور مولانا مظہر علی کی "تبرا بازی" کا کوئی ہیجان ہمیں ان محکم۔ پختہ اور ثابت شدہ واقعات کو پیش کرنے سے روک نہیں سکتا۔ وہ گھبرا کر۔ پریشان و سراسیمہ ہو کر "بوکھلاہٹ" "بوکھلاہٹ" پکارتے جائیں۔ مرزائیت نوازی کی ناپاک اور کمینہ تہمت کے دامن میں پناہ لیتے جائیں۔ خواجہ نصیر الدین طوسی کے ساتھ اعتقادی مشارکت کے جذبہ میں اپنے مذہبی شعار کی ہر مشق کی جی بھر کر مشق فرماتے جائیں۔ لیکن ہم ان اعمال کا بھی جواب لیں گے۔ جو ہندوؤں کے مصیطرانہ مقاصد کے لئے نظر فریب نقاب کا کام دیتے رہے۔ اور جن کو حریت و آزادی کا غلط۔ گمراہ کن اور بے بنیاد نام دے کر سادہ لوحوں کو پے در پے فریب دیئے گئے۔ اور ان تمام بقیہ مباحث کا بھی فیصلہ کریں گے۔ جو مولانا مظہر علی نے ایک صاف اور سیدھی بحث طے کرنے کے بجائے غلط مبحث کی دیرینہ اور عام عادت کے مطابق پیدا کر دیئے ہیں۔ اور مولانا صاحب کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ ان مباحث میں "مرزائیت" اور "مرزائیت نوازی" بھی شامل ہے۔

(انقلاب ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء)

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کیلئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائیں گے۔ ان سے محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائیگا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا انہیں قطعًا احساس نہیں۔ مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کر کے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنے سے ہم معذور ہوں گے۔

سائز۔ ۹½ تا ۱۱ سادہ ٹسر ۳/، ۴/۰، ۵/۰، ۶/
" ۸ " ۱۰ " ۲/۰، ۴/، ۵/، ۵/۰
" ۸ " ۹ ڈیزائن دار:۔ ۶/
" ۹½ " ۱۱ اونی ۱۲/
" ۸ " ۱۰ " ۸/

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہوگا۔

جنرل مینیجر

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے!

اگر آپ کی طبیعت پژمردہ، چہرہ زرد، سر یا کمر میں درد، حافظہ کمزور، کسی کام پر دل نہ لگتا، چلتے وقت دم چڑھ جاتا، پنڈلیوں میں درد بھی محسوس ہوتی، ہاتھ پاؤں پھولتے، قوت رجولیت جواب بھی چکی ہو تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں۔ یہ دوا کیا ہے گویا طبی دنیا میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہے۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس دوا پر ختم ہے، سردیوں کے عوارض سے بچانے، ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے، بھوک کے کھولنے، حافظہ کو تیز کرنے، رنگ کو نکھارنے، دل و دماغ کو تقویت دینے، پٹھوں کو مضبوط بنانے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے، طبیعت میں خوشی و نشاط پیدا کرنے، اعضائے رئیسہ و شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے، گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت، چہرہ کو شگفتہ، دماغ کو روشن، جسم کو چست و چالاک بنانے، گذشتہ امنگوں اور زائل شدہ آرزوؤں کو واپس لانے اور جوہر حیات جس کے بغیر زندگی وبال ہے کو خاص ترقی دینے کیلئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ یہ دوا کیا ہے گویا حیاتِ انسانی کیلئے ایک نادر و نایاب تحفہ ہے، دل میں نئی امنگ اعضا میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اسی کا کام ہے، مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی دماغی کمزوری کیلئے اکسیر ہے علاوہ ان فوائد کے اس کا استعمال ملیریا بخار سے محفوظ رکھتا ہے، اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کر کے تنومند بناتا ہے، ایکماہ کی خوراک جس میں ساٹھ گولیاں ہیں، پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

آپ کی ادویہ کے اثرات آپکی مشتہرہ تعریف سے بے انتہا بلند ہیں

مکرم جناب ملک شیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے مثلاً فالج لیلی کا درد، پیشاب کا جلن سے آنا، اکسیر البدن کے ذریعہ ان سب کو آرام ہو گیا، آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں، اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آپ کی ادویہ کی تعریف جو اشتہار میں درج ہے ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں۔

جناب ایڈیٹر صاحب الحکم کی رائے

مکرمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکرگزاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنیکی شکایت تھی اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی ایک شیشی لیکر اسکو بھیجدی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے، میں اسکا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے، اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی میں نے استعمال کی، جس سے پیشاب کی شکایت بھی رفع ہو گئی، الحمد للہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آنا ہے، بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت، جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت ہی اعلیٰ دوا ہے، ایک شیشی اور روانہ کر دیں"

شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ "اکسیر البدن" نے میرے لختِ جگر پر اپنا بینظیر اثر کیا ہے، میں خود جب ولایت میں تھا، تو عزیز مکرم محمد داؤد احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا، اسکی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا، اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے میں آپکو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوا فی الحقیقت اکسیر البدن ہے، اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کرنے کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان، ضلع گورداسپور (پنجاب)

قادیان میں لیڈرانِ احرار کی آمد

اور

نماز جمعہ کی آڑ میں جماعت احمدیہ کے خلاف بیہودہ سرائی اور اشتعال انگیزی

قادیان ۲۴ جنوری۔ ترجمان احرار کی اشتہار بعنوان "قادیان میں نماز جمعہ" زعماء احرار و علمائے اسلام کو عوام "امرت سر، بٹالہ اور مضافات کے فرزندان توحید کو اطلاع" اعلان کرنے اور یہ لکھنے کے بعد کہ زعماء احرار ۲۴ جنوری کو قادیان پہونچ جائیں گے۔ اور جامع محمدیہ میں نماز جمعہ شان و شوکت کے ساتھ ادا ہوگی "آج بارہ بجے کی ٹرین سے مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی۔ مسٹر مظہر علی اور بہاء الحق قاسمی آئے۔ جو اپنے ساتھ ۱۳ عدد سرخ پوش والنٹیرز لاٹھیوں سے مسلح لائے۔ ان کے علاوہ پچاس کے قریب لوگ ان کے ہمراہ گاڑی سے اترے۔ اسی قدر ادنیٰ دیہاتی سٹیشن پر موجود تھے۔ یہ سب لوگ جلوس کی صورت میں ہندو بازار میں پہنچے اور پھر ارائیوں کے محلہ میں منتشر ہوگئے۔ جلوس میں اپنے سابقہ طریق عمل کے خلاف صرف "احرار زندہ باد"۔ "حبیب الرحمن زندہ باد"۔ "مظہر علی زندہ باد" کے نعرے لگاتے رہے۔ ایک بجے کے قریب پولیس چوکی کی بغل میں سکھوں کے ایک احاطہ میں جمع ہوئے۔ جہاں بہاء الحق قاسمی نے نماز پڑھائی۔ یہ تھی احراریوں کی "جامعہ محمدیہ"۔ اس کے بعد انہوں نے تقریریں شروع کیں:-

عبدالرحمن بٹالوی نے اپنی تقریر میں دفعہ ۱۴۴ کی واپسی کو حکومت کی شکست قرار دیتے ہوئے احرار کی کامیابی کی ڈینگیں ماریں۔ اس کے بعد مولوی حبیب الرحمن نے تقریر کی۔ جس میں بے حد جھوٹ اور افترا سے کام لیتے ہوئے جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگایا کہ قادیان کے باشندوں پر جبر و تشدد کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ احمدی ہو جائیں۔ دوسرا الزام یہ لگایا کہ یہاں کسی کو مرزائی قتل کر دیں۔ تو کوئی نہیں پوچھتا۔ گورنمنٹ کی ساری فوجیں اور پولیس اور ہوائی جہاز بے کار ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کے بعد حبیب الرحمن نے کہا ہم جماعت احمدیہ کے خلاف تقریریں کرنے نہیں آئے۔ ان کی حیثیت ہی کیا ہے۔ ہم صرف قادیان کے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے آتے ہیں۔ یہ مذہب حکومت کے زیر سایہ اور زمینداروں کے ٹکڑوں کے بل بوتے پر بنایا گیا ہے۔ تقریر کے دوران میں اس شریر النفس اور پاجی انسان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ ابوجہل اور جماعت احمدیہ کو ابوجہل کی امت کہا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان میں بھی نہایت دل آزار کلمات استعمال کئے۔ حتیٰ کہ کمینہ فریبی دھوکا باز وغیرہ کہا۔ اور بھی کئی ایک گندی گالیاں دیں۔ یہ بھی کہا کہ اس نبوت کا سلسلہ ابھی ختم ہو جاتا ہے۔ اگر میرے پاس دس لاکھ روپیہ ہو۔ کیونکہ مرزا محمود کا مقرب سے مقرب بھی روپیہ کے لالچ میں مرزائیت سے علیحدہ ہونے کو تیار ہے۔ میں مرزا محمود کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ مسلمانوں کا بائیکاٹ چھوڑ دے۔ ان کی زمینوں پر جبراً قبضہ نہ کرے۔ اس میں اگر جرأت ہے۔ تو بازار سے سٹیشن تک اکیلا چلا جائے۔ مگر وہ اکیلا نہیں جا سکتا۔ مرزا محمود کی خلافت اور مرزا غلام احمد کی نبوت گورنمنٹ کے بھروسے پر زندہ ہے۔ آخر میں اس نے کہا اے مسلمانو! تم قادیان میں اپنی آبادی بڑھاؤ۔ جائدادیں خریدو۔ دس ہزار والنٹیرز صرف ضلع گورداسپور میں ہونے چاہئیں۔ ہندو اور سکھوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلاتے ہوئے کہا تم اپنے اخباروں میں اس بات کا پروپیگنڈا کرو۔ کہ احمدیہ جماعت ہم پر ظلم کرتی ہے۔ میں تم سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ اس کے بارے میں تم نے اب تک کیا کیا ہے۔ تم ابھی سے پروپیگنڈا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اس کے بعد مشہور بد زبان عبدالرحیم عاجز نے نہایت دل آزار نظم سنائی۔ پھر مسٹر مظہر علی نے تقریر کی۔ جس میں کہا۔ مرزائیوں نے ایک طرف تو مسجد شہید گنج کو گروا کر سکھوں اور مسلمانوں میں جھگڑا کھڑا کر دیا۔ دوسری طرف مجلس احرار کو مباہلہ کا چیلنج دے کر احرار کو مسلمانوں میں بدنام کرنے کی کوشش کی۔ مرزائی اشتہارات گورنمنٹ کے اخراجات پر شائع کرتے رہے۔ کشمیر ایجی ٹیشن کے وقت ہم نے اس لئے ان کی مخالفت کی۔ کہ مسلمانوں نے مرزا محمود کو اپنی گردنوں پر چڑھایا تھا۔ مظہر علی نے بھی ہندوؤں اور سکھوں کو اشتعال دلانے کے لئے کہا۔ کہ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں نے جتنی کتابیں لکھی ہیں۔ وہ احمدیوں نے ان سے لکھوائی ہیں۔ پہلے مرزا غلام احمد نے ہندوؤں کے خلاف کتابیں لکھیں۔ اس کے مقابلہ میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف لکھیں۔ جس پر مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو گیا۔ اور راجپال وغیرہ قتل کئے گئے۔ آخر میں حبیب الرحمن نے اخبار مجاہد کی توسیع کیلئے اعلان کرتے ہوئے کہا اس کو ہر گاؤں میں پہنچنا چاہیئے۔

احرار کی ایک غلط بیانی کی تردید

میرے متعلق اخبار مجاہد میں جو یہ تحریر کیا گیا ہے کہ میرے گنڈاسہ کی چوری میں کسی احمدی کی شرارت ہے یہ بالکل غلط ہے۔ میں نے کسی کے پاس یہ بات نہیں کہی۔ اور نہ ہی پولیس میں اس قسم کی کوئی رپورٹ درج کرائی ہے چونکہ میرے متعلق سراسر بہتان باندھا گیا ہے۔ لہذا میں اخبار "مجاہد" کی غلط بیانی کی تردید کرتا ہوں۔ خاکسار ابراہیم عرف ابا کشمیری از قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۸ جنوری کو جب شہنشاہ جارج پنجم کی رسم تدفین ادا کی جائیگی تمام سرکاری دفاتر میں تعطیل رہے۔ اور تمام رعایا جہاں تک ممکن ہو اس روز کام نہ کرے

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے ممبروں کو شہنشاہ جارج کی وفات کی وجہ سے دوبارہ حلف وفاداری نہیں لینا پڑے گا۔ جیسا کہ پارلیمنٹ کے ممبر کو لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ پارلیمنٹ کے ممبر تو حلف اٹھاتے وقت بادشاہ کا نام لیتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں صرف بادشاہ سے حلف وفاداری کا اعلان کیا جاتا ہے۔

لنڈن ۲۲ جنوری۔ نئے بادشاہ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم نے لوگوں کی ہمدردی کا اعتراف کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اور سلطنت کی تمام جماعتوں کی خوشحالی اور بہتری کے لئے کام کریں گے۔

لنڈن ۲۲ جنوری۔ ویسٹ منسٹر ہال ۲۴ سے ۲۷ جنوری تک پبلک کے لئے کھلا رہے گا۔ تاکہ وہ بادشاہ کی لاش دیکھ سکیں لوگ ہر روز صبح آٹھ بجے سے رات کے دس بجے تک اس میں جا سکیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دس لاکھ آدمی ماتمی جلوس میں شریک ہوں گے۔

برلن ۲۲ جنوری۔ ہٹلر نے کنگ ایڈورڈ کو تار بھیجا ہے۔ کہ شاہ جارج کی موت سے سخت رنج پہونچا ہے۔ جرمن قوم کی مخلصانہ ہمدردی کو قبول کیجئے۔ ہٹلر نے اسی قسم کا تار ملکہ کو بھی بھیجا ہے۔ قیصر نے بھی ہالینڈ سے ملکہ کو تار بھیجا ہے۔ جس میں اپنی۔ ملکہ۔ اور خاندان کے دیگر ممبروں کی طرف سے ملکہ سے اس صدمہ میں اظہار ہمدردی کیا گیا ہے۔ مسٹر روز ویلٹ صدر امریکہ نے بھی اپنی اور اضلاع متحدہ امریکہ کے لوگوں کی طرف سے اظہار ہمدردی کیا ہے

روم ۲۲ جنوری۔ مسولینی نے مسٹر بالڈوین کو تار بھیجا ہے۔ کہ کنگ جارج کی موت سے اطالوی لوگوں کو گہرا صدمہ ہوا ہے۔ اور وہ برطانوی قوم کے رنج اور افسوس میں شریک ہوتے ہیں۔

لنڈن ۲۲ جنوری۔ قدیم رسومات کے ساتھ ایڈورڈ ہشتم کو برطانیہ، آئرلینڈ برطانوی نوآبادیوں کا بادشاہ۔ محافظ مذہب اور ہندوستان کا شہنشاہ بنایا گیا۔ جس چھجے پر کھڑے ہو کر اعلان پڑھا گیا۔ اس کو سرخ رنگ کے کپڑے اور دیگر چیزوں سے جن کا زمانہ قدیم سے رواج چلا آتا ہے۔ سجایا گیا تھا۔ تمام دنیا میں اعلان کی آواز پہونچانے کے لئے مائکروفون اور لاؤڈ سپیکر لگائے گئے۔ تین دفعہ بگل بجایا گیا۔ اس کے بعد قومی گیت گایا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ۴۱ توپیں چلائی گئیں۔ نئے بادشاہ کی عمر ۴۱ سال ہے۔ اس کے بعد جلوس نکالا گیا۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ وائسرائے کے ملٹری سیکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہز مجسٹی نے حکم دیا ہے۔ کہ دربار ۲۰ جولائی ۱۹۳۶ء تک ماتمی لباس پہنیں اور ۲۰ جولائی سے ۲۰ اکتوبر تک جب تمام سرکاری افسر وردی میں ہوں۔ تو بائیں بازو پر سیاہ بلا لگائیں۔

پیرس ۲۲ جنوری۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بادشاہ کی تدفین کے بعد نئے بادشاہ ایک تقریر براڈکاسٹ کریں گے۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ انڈین ڈیلیمٹیشن کی رپورٹ پر پریذیڈنٹ اور تمام ممبروں نے دستخط کر دیئے ہیں۔ رپورٹ تین جلدوں میں ہوگی۔ ایک میں رپورٹ۔ دوسری میں تجاویز اور تیسری میں اہم شہادتیں۔ رپورٹ کی کاپیاں ۲۵ جنوری کو بذریعہ ہوائی ڈاک وزیر ہند کو مل جائیں گی۔

ٹینٹسین ۲۲ جنوری۔ ۸ جنوری کو ٹانکو میں جو واقعہ ہوا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور حکومت چین نے نقصانات کی تلافی کرنے کے لئے ۴۰۰ ڈالر ادا کرنا منظور کر لیا ہے۔

پیرس ۲۳ جنوری۔ فرانس کیبنٹ کے تین اور ممبر مستعفی ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پریذیڈنٹ فرانس نے ایم لوال کو نئی کیبنٹ بنانے کے لئے کہا۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہے۔

قاہرہ ۲۲ جنوری۔ نحاس پاشا کی گورنمنٹ انگلستان اور مصر کے درمیان معاہدہ کے سلسلہ میں انٹی برٹش تجاویز کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مستعفی ہو گئی ہے۔

حیدرآباد دکن ۲۲ جنوری۔ اعلیحضرت حضور نظام حیدرآباد دکن نے فرمان جاری کیا ہے۔ کہ انہوں نے مدینہ میں روضہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کو بجلی سے روشن کرنے کے لئے پچاس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ اور یہ کام حکومت نظام کی طرف سے مقرر کردہ ایک کمیٹی سرانجام دے گی۔

الہ آباد۔ ۲۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کا ارادہ ہے۔ کہ وہ فروری کے وسط تک ہندوستان پہنچ جائیں۔

لاہور ۲۲ جنوری۔ سر فیروز خاں نون نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ روزنامہ مجاہد لاہور کی اشاعت مورخہ ۱۸ جنوری کے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے۔ کہ میں نے اور میرے کارپردازوں نے لوگوں کو تلقین کی تھی۔ کہ سول نافرمانی کے ذریعہ شہید گنج مسجد حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے متعلق میں اسی قدر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ شرمناک غلط بیانی ہے۔ جو کی گئی۔

لاہور ۲۲ جنوری۔ پنجاب سوشلسٹ کانفرنس کا اجلاس ماہ مارچ میں ہوگا۔ اس کے لئے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور سوشلسٹوں کا ایک ڈیپوٹیشن عنقریب ہر صوبہ کا دورہ کرنے والا ہے۔

امرتسر ۲۳ جنوری۔ سونا ولایتی ۳۵ روپے آٹھ آنے سونا نیشنل بنک ۳۵ روپے ۱۲ آنے۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے چاندی دیسی ۵۹ روپے ۴ آنے۔ پونڈ ۲۱ روپے ۱۵ آنے گندم حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۷ پائی نخود حاضر ۲ روپے ایک آنہ ۳ پائی۔

نئی دہلی۔ ۲۳ جنوری فیروزآباد ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کی سماعت ختم ہو گئی ہے فیصلہ فروری کے پہلے ہفتہ میں سنایا جائے گا۔

نئی دہلی۔ ۲۳ جنوری سندھ اور اڑیسہ کے نئے صوبوں کے نئے گورنروں کے متعلق اس وقت تک اعلان نہیں کیا جائیگا جب تک کہ ان صوبوں کے متعلق آرڈر ان کونسل کو پارلیمنٹ منظور نہیں کر لیتی۔ امید ہے کہ منظوری فروری میں ہوگی۔ اور پھر گورنروں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

ناگپور ۲۳ جنوری آج سی پی لیجسلیٹو کونسل نے قرضہ امینڈمنٹ بل سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا۔ اس بل کے رو سے تمام ساہوکاروں کو اپنے آپ کو رجسٹرڈ کرانا ضروری ہوگا۔ ساہوکاروں پر لائسنس کے ذریعہ گورنمنٹ کو چار لاکھ روپیہ سالانہ آئے گا۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند مسٹر ایف ڈبلیو ڈائل کے ساتھ جنہیں کوئٹہ میں کھدائی کے کام کا انچارج بنا کر سپیشل ڈیوٹی پر بھیجا گیا تھا۔ مشورہ کرنے کے بعد کوئٹہ میں کھدائی اور شہر کو از سر نو بسانے کے متعلق چند ایک فیصلوں پر پہونچی ہے جن میں سے ایک فیصلہ یہ ہے۔ کہ زلزلہ سے پیدا شدہ مقامات کا فیصلہ کرنے کے لئے خاص عدالتیں قائم کی جائیں۔ یہ عدالتیں برطانوی بلوچستان کے سول جسٹس ریگولیشن کے ماتحت کام کریں گی۔ اور ایسے مقدمات میں فریقین کے اخراجات کو کم سے کم کرنے کے لئے ایک حکم جاری کیا جائے گا۔ جس کے رو سے ان مقدمات کی کورٹ فیس میں کمی کر دی جائے گی۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ کوئٹہ میں کھدائی کا کام مارچ کے آخر تک جاری رہے گا۔

برلن ۲۳ جنوری ایک انٹرویو کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ اگر مجھے کانگرس کے آئندہ اجلاس کا صدر منتخب کیا گیا۔ تو مجھے صدارت منظور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ فروری کے دوسرے ہفتہ میں اسمبلی میں یہ تحریک پیش کرے گی کہ اسمبلی ایک کمیٹی مقرر کرے۔ جو اوٹاوہ پیکٹ کے تین سالہ ورکنگ پر غور و خوض کرے۔ اگر ہاؤس نے کمیٹی بنانی منظور کر لی۔ تو اس کی رپورٹ پر فنانس بل کے پاس ہونے کے بعد جو مارچ کے آخر میں ہوگا۔ غور کیا جائے گا۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر: غلام نبی